

<p>حے اچھنے کے دفتر منعموم کے یہ لانا سنا کہ جو سوئے قبا جو پڑا اگر خاطر تہیہ نہ نمازی پر تیار جب کہ تھا اسکا توین خاطر ابوا</p>	<p>حے توڑنے کے روضہ کی اور حضرت توڑنے کے روضہ کی اور حضرت توڑنے کے روضہ کی اور حضرت توڑنے کے روضہ کی اور حضرت</p>	<p>حے توڑنے کے روضہ کی اور حضرت توڑنے کے روضہ کی اور حضرت توڑنے کے روضہ کی اور حضرت توڑنے کے روضہ کی اور حضرت</p>
<p>سیرا کتا، سرہ سرا سکا کٹا مین پاس سے حسین کے اکدم پناہ</p>	<p>تھرا گیا نہ مجھے ذرا نسل گا بیا سیاہ ہو گئی سیری نگا</p>	<p>پوچی جو کر بلا مین وہ پیاری سول دکھا کھری ہرن مین سواری سول</p>
<p>حے پچھا تھانہ نیت عویہ میرا ناز لڑا تھا آسمان کو بھی مٹی رہی ناز رکھدی تھی جابجا تیرے اور ذریعہ کھلا تھا اسکے سچے لگان</p>	<p>حے دولی ہوئی نہشت مین پوچی جو اکھون کچھ نہ آتا تھا وہاں مجھے بلا لایا مین اس دل مضطرب کو سینہ مین پوچھا تھا وہ دل و جا</p>	<p>حے اچھنے کے روضہ کی اور حضرت اچھنے کے روضہ کی اور حضرت اچھنے کے روضہ کی اور حضرت اچھنے کے روضہ کی اور حضرت</p>
<p>نینے کہا کہ ہٹ گئی خیر انسا حسین سر کٹا تیرا اس سے نہ دکھایا حسین</p>	<p>تھی تھلا ہوئی مین عجب حال نہشت اکدم لگانہ دل مرا باغ نہشت مین</p>	<p>سر کٹ گیا بدن سے مرے نور مین لا شہر کس طرف مرے پیارے حسین کلا</p>
<p>حے انسا ہوئی یہ سخن نکلے نہ وقت وقت کتنے بار کا نپے سارا گلہ مین اچھنے کے روضہ کی اور حضرت اچھنے کے روضہ کی اور حضرت</p>	<p>حے انسا ہوئی یہ سخن نکلے نہ وقت وقت کتنے بار کا نپے سارا گلہ مین اچھنے کے روضہ کی اور حضرت اچھنے کے روضہ کی اور حضرت</p>	<p>حے انسا ہوئی یہ سخن نکلے نہ وقت وقت کتنے بار کا نپے سارا گلہ مین اچھنے کے روضہ کی اور حضرت اچھنے کے روضہ کی اور حضرت</p>
<p>بابا اجازت اپلی اسدم جو پاؤن مین اس سر پسر کو گلے سے لگاؤن مین</p>	<p>دو ٹونڈھے سے مٹی اب مجھے لاس پہچانوں کس طرح سے اُسے تن پہنڈھ</p>	<p>میسر زمین پہ اسکا تن پائش ہر اس وقت خاطر تھجے جلی تالاش</p>

<p>۱۱۱۱          لا باقائین بولاشہ نو باوہ تین          تین تین تین تین تین تین تین تین          و ما گیا تھانز سب کس کس کس کس          کس کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>۱۱۱۱          بیبا فلق در تیری شہادت کا دل          میں جا ہی میں ایک پر از جاتا          اور تیری بن پر فلق کو چھوڑا          اور جو کچھ میں تیرے لیے لیا</p>	<p>۱۱۱۱          غمناک مصطفیٰ نے پیغمبر کو          پیغمبر کو پیغمبر کو پیغمبر کو          پیغمبر کو پیغمبر کو پیغمبر کو          پیغمبر کو پیغمبر کو پیغمبر کو</p>
<p>جب نیزہ کھا کے گم ہوا بانو کا جابا تھا          آپہنی نے بچو لاشہ اکبر بنا یا تھا</p>	<p>ہراک عزیز تیری نظر کے حضور          عباس تیرا بھائی مگر تجھے دور</p>	<p>صدہ بڑا ہی پیاس کا اور تہ لب سہا          کیا ہی فلق اٹھایا بڑا ہی نعب سہا</p>
<p>۱۱۱۱          جنب شک کیے تیرے جابا          اتنی تھی اتنی تھی تھی تھی          لوگوں کے ہاتھوں میں تھی تھی تھی</p>	<p>۱۱۱۱          تیرے لاشہ جلاشہ لاشہ تیرے          وقت کے لاشہ لاشہ لاشہ لاشہ          اعجاز سے یہ ولادہ سلطان تیرے          لاشہ لاشہ لاشہ لاشہ لاشہ</p>	<p>۱۱۱۱          سب سے گرا تھا لاشہ لاشہ لاشہ          و اندھ لاشہ لاشہ لاشہ لاشہ          یا تھا جب لباس تیرے فاق لاشہ          دیکھا گیا تھی تھی تھی تھی</p>
<p>اس وقت پیارا پکارا میرے ساتھ تھا          میری مگر حمیدہ یہ حضرت کا ہاتھ تھا</p>	<p>جسدک فوج ظلم کی بچھڑ چھائی ہو          اکثر تمہارے روکی آواز آئی ہو</p>	<p>اخرو کو میری جان ترے جی آئی          خنجر سے اور حلق سے تبا تو کیا بنی</p>
<p>۱۱۱۱          جب میں نے واسطے صغیر کے کھڑی          دیکھی تھی میں نے اتنی اس وقت چلی          مرنون کیا تھا صغیر نادان کو حکم          دیکھا تھا نیچے پونے کو تھی تیری</p>	<p>۱۱۱۱          لا تھا جس میں تھی تھی تھی تھی          ہر ہر قدم تھارا سنا اور لگا          تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۱۱۱          پورا پورا تھی تھی تھی تھی          تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی          تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>مارا سان ابن السن لے جو بھالا تھا          وہ نیزہ میری چھاتی سے تھے نکالا</p>	<p>دم ایک دم لیا نہیں نالوں سے آئے          نعل کو میرے جہاز پر بالوں سے آئے</p>	<p>ہو گی تمہاری جان اسی غم سے کلگی          آفت کا وقت دیکھ کے مان میری کلگی</p>

<p>۱۳۴                  رتج نبول کے لگا کر اس پر درویش                  عباس کے گرد کھنکھول تیرپ کر                  تنہا نہیں فرات پہ بجائی کرو وہ                  از تو نہیں ہے بڑے شکر کیب</p>	<p>۱۳۴                  ارشاد یہ کلام جو زمانے میں                  اسکا قادی مجاور عباس کے                  خاطر کر کے بجائی کی ان میں                  حضرت یہ اشکارہ جو یہاں تھا وہ</p>	<p>۱۳۴                  گذر نہیں دو بیان کے دل سے                  وقت بیوں میں کی گمان کا                  کبھی بند ہو رہی جبکہ نہیں                  از سے</p>
<p>یاد مان تھارے لاسے پر ہر بلبل لڑکی                  دوانے صدے گریہ جید رہی آرہی</p>	<p>لاش اسکی جو نہیں سے لاسے کے پاس                  عباس کی یہ جگہ وصیت کا پاس</p>	<p>ہنگام فرج میرے نہ کیوں کر کہیں تم                  کہتے ہوے گلامر اکب دیکھ سکتیں تم</p>
<p>۱۳۴                  از تو میری جان جگہ جگہ کا                  آئی ہے تیری لاشیں علیہ السلام                  جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ</p>	<p>۱۳۴                  لقا تو جب یہ لاشیں نہیں                  اسوقت اسے دور کے نہ رہا                  رو روز جان ل سے تو باقی ہی                  وہاں ہی جہم کے یہ والد تیری</p>	<p>۱۳۴                  ان کی کو تو فریب اول کر جائیگا                  ان کو تو نہیں سب سے کبھی                  وان تم تو میری نہیں تو کبھی                  اسکا بارون میری بصارت میں</p>
<p>اکبر کا شتیاق ہر سب سوا مجھے                  پہلے تو میرے پوتے کا لاشا بنا مجھے</p>	<p>توقیر فاطمہ کی بنا ہی حسین نے                  گردن کئی قدم پہ جھکا کی حسین نے</p>	<p>بانو نے لاشا دیکھی تھا جب اپنے لال کا                  شہ کو کلیہ آیا تھا اس پر لال کا</p>
<p>۱۳۴                  زہرا سے کہو بیوں تو نہیں                  دینی طرف سے کہ لاشیں                  امان تھا کہ پوتے کا لاشیں                  ان کے اسکا کہ سب سے جگہ</p>	<p>۱۳۴                  کہنے لگا نبول سے لاشا نام                  اسوقت سرفراز نیا بت ہو غلام                  اور نہ گیا نام پر اجست کا                  از با بیوں تب تو نہیں لاش</p>	<p>۱۳۴                  ان کے سب سے سب سے                  وہ کوئی آرزو مجھے کے                  اب کو دین کر دیر سے کوئی</p>
<p>دیکھو تو پاس جا کے تن پاس پاس                  ہوگی انھوں ہی ایک قریب اسکی لاشیں</p>	<p>روٹی بساں ابر کے ساحل پر جا                  عباس کی بھی لاش گلیسے لگائے</p>	<p>ایو الدہ مس آپکے اندام پاک کا                  مرہم اس پسر کے تن کی چاک کا</p>

<p>۲۳۳          وہ سیری کی خمیہ میں سیاہی لکھی          تھی وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی</p>	<p>۲۳۴          لاشے کے لکے لکے جی کہہ کر          عیاشی جو لاشے پہ پوچھی وہ پوچھ کر          نرا سوخت تلک تلک جھڑک کر</p>	<p>۲۳۵          انوش میں ایسا ہے بار بار          افسانہ لکھنے کے قریب قریب          لکھتا تو لکے لکے کے دوپٹے میں          لکھتا تو لکے لکے کے دوپٹے میں</p>
--	--	---

زہرا نے روکے عرض یہ کی اپنے پاس  
 دکھیں حضور کیا یہ مشاہیر آسے  
 لے لیکے جب وہ نام ترا جان سوتی آکر  
 تب سیری روح ہوتی کے ہمراہ ہوتی آکر

<p>۲۳۵          وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی</p>	<p>۲۳۶          وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی</p>	<p>۲۳۷          وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی</p>
---	---	---

رضی نہیں سان سے یہ شکہ قرہ ہوا  
 سورخ دار سینہ میں میرا بگر ہوا  
 دیکھی جو میں لاش باس نور عین کی  
 نم تیرا بارغم سے کرہ حسین کی  
 اٹھا وہ لاش اٹھ کے پھر ابا گر پڑا  
 پاؤں پہ فاطمہ کے عہدار گر پڑا

<p>۲۳۸          وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی</p>	<p>۲۳۹          وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی</p>	<p>۲۴۰          وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی وہ چاکھا چاکھا خاکہ لکھنے تو داغی          تھی</p>
---	---	---

بڑے علی سرمانے کھڑے جبریل ہیں  
 بائیں طرف کو حمزہ ہیں دھننے عقیل ہیں  
 کھڑے سے کرتے وقت جو غش محو گیا  
 ای سیری جان میں ہی جگو اٹھا لیا  
 صدے سے شہ کے صبر میں من متصل رہا  
 تا شہر پر سکا پتہ کے منہ سے نکل رہا

۱۳۱۷  
 تو کہا ہی سیری روح کو چوہ گئی بچیں  
 مین انکے یوں تیرے نذر ایسے کی  
 مہمان کچھ دونوں کی پیچھی اور دوسری  
 کوشہ پر کوئی دن کو دو بے اس کی ہو  
 عباس کو خرد نوود نرسے پاس آئی ہو

۱۳۱۸  
 اور اسقدر رو دیتی کہ غش کھا گیا  
 وزن سے جا کے عرض کی تھیں  
 زہرا کا غیب لالہ کو یاد کیا  
 اب اپنے فاطمہ بے اس کے سب  
 غمشین ہی کو لاشہ عباس کے سب

۱۳۱۹  
 بھائی لاشہ عباس کی  
 فاطمہ کو بات کہی  
 فرادوس کو چاکر بڑی بڑی ہوئی  
 پھر آنا روئے بیاری کی اور بی لادلی  
 بولی کہ اب تو باؤن یانے بڑھاؤ گی  
 تہا نہ حسین کا بین چھوڑ جاؤ گی

۱۳۲۰  
 ہمنو نے فاطمہ کے روپ کیا  
 تہا ر پھارن بن بہرگز پرتا  
 پہلو سے لاشہ کے نہیں مٹنے کا جنرا  
 تیرے پیکر کا آپ گیمان بوختا  
 لاشہ پو تو جو بیت ربکی پھی چالی ہو  
 لغزش کی نہیں حق کو زین تھالی ہو

۱۳۲۱  
 آئی تو نے غیب یہ چکو بار بار  
 خاموش کہ تبول کو اور شیر کردگار  
 رولی غم حسین بن برود دل نکار  
 سجان میں اب علا کو نہیں تو  
 بابل اپنے خاں کے بھو و خلد کو چو  
 تہا تہا کے غم میں عمر کر و خلد کو چو

۱۳۲۲  
 انصاف ہی کو سمجھ کے مصطفیٰ  
 ہوسے بہت لگے بانا و بجا  
 لاشہ کے پاس خلیہ شاہ افشا  
 ہر گز آگے حال سعیت کو نہیں کیا  
 کہ عرض رو رو شیر آئی سے علی  
 تشکل پہل کروری تشکل علی